● حضرت العلام مولانا حافظ محمد گوندلوی صاحب

قسط نمبر ۲۹

دوامِ حدیث

حجیّتِ حدیث پر

قرآنی دلائل اور چند شبہات کا ازالہ!

● حدیث اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ :

شاہ ولی اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں جب پورے طور پر یہ واضح ہو جائے کہ اس مسئلہ میں آں حضرت نے یہ حکم دیا ہے اور یہ منسوخ بھی نہیں یعنی موافق اور مخالف اقوال کو دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچ جائے کہ یہاں کوئی نسخ نہیں متبحر علماء اس طرف گئے ہیں مخالف کے پاس سوائے قیاس اور استنباط وغیرہ کے کوئی شے نہیں، اگر اس وقت حدیث کی مخالفت کرے گا تو اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو وہ شخص اندرونی طور پر منافق (زندیق) ہے یا پرلے درجہ کا احمق ہے۔ حجۃ اللہ البالغۃ صفحہ ۱۴۲ ج ۱

امت نے شریعت کس طرح حاصل کی :

شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں، شریعت ہمیں دو صورتوں سے پہنچی ہے، ایک ظاہری صورت سے (یعنی روایت کی شکل سے) اس کی ایک قسم متواتر ہے اور ایک قسم غیر متواتر ہے متواتر پھر دو قسم پر ہے ایک لفظوں میں متواتر جیسے قرآن اور کچھ حدیثیں منجملہ ان حدیثوں کے ایک وہ حدیث ہے جس میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا ذکر ہے۔
دوم وہ حدیثیں ہیں جو معنے میں متواتر ہیں - ایک مطلب پر بہت سی روایتیں جمع ہو کر تواتر

کو پہنچ گئی ہیں" اس قسم کی روایات بہت ہیں۔ طہارت، نماز، زکات، روزہ، حج، خرید و فروخت، نکاح، اور غزوات کے بارے میں بہت سی حدیثیں تواتر معنوی کے درجہ کو پہنچ گئی ہیں جن میں اسلامی فرقوں کا اختلاف نہیں، اور غیر متواتر روایتوں میں اعلیٰ درجہ کی وہ روایات ہیں جن کو مستفیض (مشہور) کہتے ہیں جن کے بیان کرنے والے تین صحابہ یا زیادہ ہیں اس کے بعد ان حدیثوں کا مقام ہے جن کو حفاظ محدثین اور ماہرین حدیث نے صحیح یا حسن کہا ہے۔ اس کے بعد مختلف فیہ حدیثیں ہیں، ان میں سے جن احادیث کی تائید دوسری حدیثوں یا اکثر اہل علم کے قول یا صریح عقل سے ہوتی ہے ایسی حدیثوں کی اتباع واجب ہے"۔ حجۃ اللہ البالغہ ص ج ۱

ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

اِنَّ عُمْدَۃَ الْعُلُوْمِ الْیَقِیْنِیَّۃِ وَرَأْسَھَا وَمَبْنَی الْفُنُوْنِ الدِّیْنِیَّۃِ وَأَسَاسَھَا ھُوَعِلْمُ الْحَدِیْثِ الَّذِیْ یُذْکَرُ فِیْہِ مَاصَدَرَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَآلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ أَجْمَعِیْنَ مِنْ قَوْلٍ وَفِعْلٍ وَتَقْرِیْرٍ فَھِیَ مَصَابِیْحُ الْھُدٰی وَمَعَالِمُ الْھُدٰی وَبِمَنْزِلَۃِ الْبَدْرِ الْمُنِیْرِ مَنِ انْقَادَ لَھَا وَوَعٰی فَقَدْ رَشَدَ وَاھْتَدٰی وَأُوْتِیَ الْخَیْرَ الْکَثِیْرَ وَمَنْ أَعْرَضَ وَتَوَلّٰی فَقَدْ غَوٰی وَھَوٰی وَمَازَادَ نَفْسَہٗ إِلَّا التَّخْسِیْرَ فَإِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی وَأَمَرَ وَأَنْذَرَ وَبَشَّرَ وَضَرَبَ الْأَمْثَالَ وَذَکَّرَ وَأَنَّھَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ أَوْ أَکْثَرُ (حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۲ ج ۱)

یقینی علوم سے عمدہ اور چوٹی کا علم اور دینی فنون کا بنیادی فن علم حدیث ہے جس میں وہ باتیں ذکر ہوتی ہیں جو افضل الرسل سے منقول ہیں خواہ آپ کے افعال ہوں یا اقوال یا اس زمانے کا طرز عمل جس کو آپ نے برقرار رکھا یہ باتیں اندھیرے میں چراغ اور راستہ کے لیے راہ نمائی کا نشان ہیں یہ باتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہیں جو ان کی اطاعت کرے اور ان کو یاد رکھے وہ یقیناً راہ راست

کیونکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بعض چیزوں سے) روکا (بعض کا) حکم دیا (عذاب سے) ڈرایا خوش خبری دی مثالیں بیان فرمائیں اور نصیحت کی اور یہ (باتیں) قرآن جتنی ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ہیں۔ ۱۲

اِن عبارتوں سے ظاہر ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب حدیث کے کس طرح معتقد ہیں اور ان کے نزدیک حدیث کا کیا مقام ہے۔ ان کے نزدیک حدیث ایک یقینی علم ہے۔ اکثر حدیثیں جن پر اصل مسائل کا مدار ہے ان کے ہاں وہ متواتر اور مشہور ہیں ان کے نزدیک صحیح حدیث کی مخالفت نفاق اور حماقت ہے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں :—

وَقَدْ حَذَّرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَدَاخِلَ التَّحْرِیْفِ بِاَقْسَامِھَا وغلظ النھی عنھا واخذ العھود من امتہ فیھا فمن اعظم اسباب التھاون ترک الاخذ بالسنۃ وفیہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی بعثہ اللہ فی امتہ قبلی الا کان لہ من امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انھا تخلف من بعدھم خلوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاھدھم بیدہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بلسانہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بقلبہ فھو مؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل

(مسلم) حجۃ اللہ البالغہ ص ۱۳۵

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ان تمام اسباب سے ڈرایا جس سے دین میں تحریف واقع ہوتی ہے ان سے سخت منع کیا اور امت سے ان کے بارے میں عہد لیا، دین میں سست ہو جانے کے اسباب میں بڑا سبب سُنّت کو چھوڑ دینا ہے۔ اسی بارے میں آں حضرتؐ نے فرمایا ہے مجھ سے پہلے جو بھی کوئی نبی کسی امت میں گذرا اس کے حواری اور اصحاب ہوتے تھے جو اس کی سُنّت پر عمل کرتے اور اس کے حکم کی تعمیل کرتے پھر ان کے بعد نا اہل لوگ پیدا ہوتے، کہتے کچھ اور کرتے کچھ شریعت کے خلاف چلتے چلتے ایسے لوگوں سے جو ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو

زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے، اور جو دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے اس کے پیچھے رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔

اس کے بعد شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سنّت چھوڑنے کی وعید میں ایک اور حدیث بیان کرتے ہیں۔

وقوله صلّی اللہ علیہ وسلم لا الفین احدکم مُتکئاً علیٰ اریکتہ یاتیہ الامر مما امرت او نھیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ[۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے میں تم سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے تخت پر ٹیک لگائے بیٹھا ہو جب اس کو میری طرف سے کرنے یا نہ کرنے کی بات پہنچے تو کہنے لگے۔ میں نہیں جانتا، جو ہم کتاب اللہ میں پائیں گے اس کی پیروی کریں گے۔

ایک جگہ فرماتے ہیں :-

اَلفِرقۃ النّاجیۃ ھُمُ الاٰخِذُونَ فِی العَقِیدَۃِ وَالعَمَلِ جَمِیعاً بِمَا ظَھَرَ مِنَ الکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَجَرٰی عَلَیہِ جُمھُورُ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِینَ ...... وغیرُ الفرقۃِ النّاجیۃِ الّتی انتحلتْ عقیدۃً خلافَ عقیدۃِ السَّلَفِ اَوعَمَلاً دُونَ اَعمالِھِم[۲]

ناجی فرقہ وہ ہے جو عقیدے اور عمل میں کتاب و سنّت کے ظاہر کی پیروی کرے، جس پر جمہور صحابہ اور تابعین ہوں غیر ناجی فرقہ وہ ہے جس کا عقیدہ سلف کے عقیدے کے خلاف ہو یا ایسے عمل کا قائل اور پابند ہو جو سلف کے عمل کے خلاف ہو۔

ایک جگہ لکھتے ہیں :-

وَمبدؤُ التّھاوُنِ اُمُورٌ مِنھا عَدَمُ تَحَمُّلِ الرِّوَایَۃِ عَن صَاحِبِ المِلَّۃِ وَالعَمَلَ بہ

جن چیزوں سے دین میں تبدیلی ہوتی ہے ان سے ایک (دین) میں سستی ہے، سستی کا مبدا بہت سی چیزیں ہیں ان سے ایک یہ ہے کہ ملّت کے بانی کی نہ روایت یاد کی جائے اور نہ اس پر عمل کیا جائے۔"

خیر کثیر میں حدیث کے علوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

حدیث کے علوم میں سے الٰہیات کے مسائل، اخلاقی باتیں پیدائش (عالم) کے ساتھ تعلق رکھنے والی باتیں۔ احکام کا علم۔ معاد کا علم وعظ کا علم جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں اور ان کے اسرار کا تذکرہ بھی ہو چکا ہے